روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 29 جنوری 2015ء 8 ربیع الثانی 1436 ہجری 29 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 25

سر اطاعت

سنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سر اطاعت جھکائیں گے ہم
جو کوئی ٹھوکر بھی مارلے گا تو اس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

(کلام محمود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

”......اعمال صالحہ جو شرط دخول جنت ہیں دو قسم کے ہیں۔ اول وہ تکلیفات شرعیہ جو شریعت نبویہ میں بیان فرمائی گئی ہیں اور اگر کوئی ان کے ادا کرنے میں قاصر رہے یا بعض احکام کی بجا آوری میں قصور ہو جائے اور وہ نجات پانے کے پورے نمبر نہ لے سکے تو عنایت الٰہیہ نے ایک دوسری قسم جو بطور تتمہ اور تکملہ شریعت کے اس کے لئے مقرر کر دی ہے اور وہ یہ کہ اس پر کسی قدر مصائب ڈالی جاتی ہیں اور اس کو مشکلات میں پھنسایا جاتا ہے اور جس قدر کامیابی کے دروازے اس کی نگہ میں ہیں سب کے سب بند کر دئے جاتے ہیں۔ تب وہ تڑپتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ شاید میری زندگی کا یہ آخری وقت ہے اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ اور مکروہات بھی اور کئی جسمانی عوارض بھی اس کی جان کو تحلیل کرتے ہیں۔ تب خدا کے کرم اور فضل اور عنایت کا وقت آجاتا ہے اور دردانگیز دعائیں اس قفل کے لئے بطور کنجی کے ہو جاتی ہیں۔ معرفت زیادہ کرنے اور نجات دینے کے لئے یہ خدائی کام ہیں۔“ (مکتوبات احمد جلد دوم ص 293)

”......مگر اے عزیز! آپ کو یاد رہے ہمارا آقا و مولیٰ رب السمٰوٰت والارض۔ نہایت درجہ کا مہربان اور رحیم و کریم ہے کہ اپنے گنہگار بندوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور آخر وہی ہے جو ان کے زخموں پر مرہم رکھتا ہے اور ان کی بیقراری کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کبھی کبھی وہ اپنے بندہ کی آزمائش بھی کرتا ہے۔ لیکن آخر کار رحم کی چادر سے ڈھانک لیتا ہے۔ اس پر جہاں تک ممکن ہو توکل رکھو اور اپنے کام اس کو سونپ دو۔ اُس سے اپنی بہبودی چاہو مگر دل میں اس کی قضاء قدر سے راضی رہو۔ چاہئے کہ کوئی چیز اُس کی رضا سے مقدم نہ ہو......آپ درویشانہ سیرت سے ہر یک نماز کے بعد گیارہ دفعہ لاحول ولا قوۃ...... پڑھیں اور رات کو سونے کے وقت معمولی نماز کے بعد کم سے کم اکتالیس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور ہر یک سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ یہ دعا پڑھیں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث پھر نماز پوری کر کے سلام پھیر دیں اور اپنے لئے دعا کریں۔ (مکتوبات احمد جلد دوم ص 291)

”......عفو اور کرم سیرتِ ابرار میں سے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے“......ترجمہ یعنی عفو اور درگزر کی عادت ڈالو۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا بھی تمہاری تقصیریں معاف کرے اور خدا تو غفور و رحیم ہے۔ پھر تم غفور کیوں نہیں بنتے۔ اس بناء پر ان کا یہ معاملہ درگزر کے لائق ہے......پس ایسا نہ ہو کہ آپ کی سخت گیری کچھ آپ ہی کی راہ میں سنگ راہ نہ ہو۔ ایک جگہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص فوت ہو گیا۔ جس کے اعمال کچھ اچھے نہ تھے۔ اس کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور فرمایا کہ تجھ میں یہ صفت تھی کہ تو لوگوں کے گناہ معاف کرتا تھا۔ اس لئے میں تیرے گناہ معاف کرتا ہوں۔ سو میری صلاح یہی ہے آپ اس امر سے درگزر کریں تا آپ کو خدا تعالیٰ کی جناب میں درگزر کرانے کا موقعہ ملے۔“ (مکتوبات احمد جلد دوم ص 287)

سلامتی کا تعویذ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔
”قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ہر تین ماہ میں ایک کتاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریرات حضرت مسیح موعود کے متعلق فرماتے ہیں:۔
”ہر احمدی گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعود موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو......احباب ہر تین ماہ میں کم از کم حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب ضرور خرید لیا کریں اور خریدنے کی ترتیب یہ رکھیں کہ حضور نے جو آخری کتاب تصنیف فرمائی اسے پہلے خرید کر پڑھیں اور پھر اس سے قبل کی کتب علی الترتیب خریدتے چلے جائیں کیونکہ آخری دور کی کتب حضور نے عوام کو مخاطب کر کے نہایت عام فہم اور آسان زبان میں تصنیف فرمائیں جبکہ ابتدائی زمانہ کی کتب علماء کو مخاطب کر کے لکھی گئیں جن کی وجہ سے وہ بہت گہری اور دقیق ہیں۔ لیکن بہرحال وہ بھی بیشمار اور نہایت لطیف اور پُر معارف نکات پر مشتمل ہیں۔“ (الفضل 29۔ اکتوبر 1977ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقائق و معارف کے اس خزانے سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

مشعل راہ

پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرو پھر معاشرے کی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2004ء میں فرماتے ہیں۔

جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا خود کسی بدی میں مبتلا ہو کر دوسرے کو اس بدی سے کس طرح روک سکتے ہو۔ کسی کو کس طرح راستہ دکھا سکتے ہو اگر خود ہی اس راستے کو نہ دیکھا ہو۔ جس شخص کو بھی آپ نصیحت کر رہے ہوں وہ کہے گا پہلے اپنے آپ کو تو سنبھالو، اپنے گھر کی خبر لو، مجھے تم کہہ رہے ہو کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور خود تمہارا یہ حال ہے کہ نمازوں کے اوقات میں مجلسیں لگا کر بیٹھے رہتے ہو یا اپنے دنیاوی دھندوں میں مشغول رہتے ہو، اللہ تعالیٰ کا حکم جو تم مجھے بتا رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرو، اس کا خیال رکھو اور تمہاری بیوی کا یہ حال ہے کہ دوسرے گھروں میں بتاتی پھرتی ہے کہ تم انتہائی ظالم خاوند ہو۔ اس پر دست درازی کرتے ہو، اس کو مارتے پیٹتے ہو۔ تم ایک ظالم سسر ہو، اپنی بہو پہ بھی ہاتھ اٹھانے سے دریغ نہیں کرتے۔ وہ تمہیں کہے گا جس کو بھی (دعوت الی اللہ) کر رہے ہو کہ اپنی بیوی کو بھی سمجھاؤ، اپنے گھر کی بھی خبر لو کہ وہ بھی ان احکامات پر عمل کرے اور اپنی بہو سے حسن سلوک کرے۔ تم خود تو پہلے اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا کرو، تمہارے ہمسائے تو تم سے تنگ آئے پڑے ہیں۔ تم خود تو اپنے ماں باپ کے حقوق ادا کرو۔ تمہارے ماں باپ تو تم سے سخت نالاں ہیں، ناراض ہیں کہ تم بڑھاپے میں ان سے بدتمیزی سے پیش آتے ہو۔ تم اپنے کاروباری ساتھی کو جو دھوکہ دے رہے ہو پہلے اس سے تو معاملہ صاف کرو۔ تم اپنے افسروں اور ماتحتوں کے جو حقوق دبائے بیٹھے ہو پہلے وہ تو ادا کرو۔ جو زیر (دعوت الی اللہ) ہے پہلے یہ ہی کہے گا اگر اس کو آپ کا علم ہے کہ جب تم اپنے اندر سب تبدیلیاں پیدا کر لو گے تو پھر مجھے نصیحت کرنا، مجھے بھی اپنی جماعت کی خوبیاں بیان کرنا، مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا۔ ورنہ تم خود اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق، قرآن کی تعلیم کے مطابق گنہگار رہو، مجھے کیا راستہ دکھاؤ گے۔

پس استغفار کا مقام ہے، بہت زیادہ استغفار کا مقام ہے۔ جو کوتاہیاں اور غلطیاں ہم سے ہو چکی ہیں ان کی اللہ سے معافی مانگیں۔ اس کے سامنے جھکیں یہ عہد کریں کہ ہم سے جو ظلم ہوئے ان سے محض اور محض رحم فرماتے ہوئے صرف نظر فرما اور آئندہ ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں اور ہم تیرے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں اور جو کام تو نے ہمارے سپرد کئے ہیں ان کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ یاد رکھیں کہ ذاتی نمونے کی طرف لوگوں کی بہت توجہ ہوتی ہے، بہت نظر ہوتی ہے۔ کئی واقعات ایسے ہیں۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ وہ احمدیت کے بہت قریب تھا، بیعت کرنے کے بہت قریب تھا، لیکن اس کے ایک احمدی عزیز نے اس سے ایک بہت بڑا دھوکہ کیا جس کی وجہ سے وہ باوجود جماعت کو اچھا سمجھنے کے احمدیت قبول کرنے سے انکاری ہو گیا۔ تو بہرحال یہ تو اس کی بدقسمتی تھی، شامت اعمال تھی جس کی وجہ سے اس کو موقع نہیں ملا۔ لیکن اس احمدی کا نام بھی اس کی اس بدی کے ساتھ لگ گیا۔ اس لئے اس حدیث کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہدایت کی طرف بلاؤ اور ہدایت کی طرف بلانے والے کا اجر سرخ اونٹوں کے حاصل کرنے سے زیادہ ہے۔ دینی اور دنیاوی انعامات سے اللہ تعالیٰ نوازتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو یا حقوق العباد کے متعلق ہو بچو‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ صفحہ 303 جدید ایڈیشن)

(روزنامہ الفضل 31۔اگست 2004ء)

خطبہ نکاح مورخہ 13۔اپریل 2013ء

بیان فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13۔اپریل 2013ء کو بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ عافیہ وہاب بٹ جو واقفہ نو ہیں، عبدالوہاب بٹ ڈنمارک کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم سید طارق سفیر جو وقف نو ہیں ابن مکرم ناصر سفیر صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دنیا میں ہزاروں رشتے طے ہوتے ہیں۔ ہر مذہب پہ یقین رکھنے والا اپنی روایات اور مذہب کے مطابق رشتے کرتا ہے، نکاح یا شادیاں کی جاتی ہے۔ لیکن (دین) نکاح اور شادی یا رشتے طے ہونے اور خوشی کے موقعہ پر جو توجہ دلاتا ہے وہ اس طرف ہے کہ تقویٰ پہ چلو۔ ہر موقع پر، ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا تمہارے مدنظر رہے اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا مدِ نظر رہے گی تو پھر جہاں نیکیوں کی توفیق ملے گی وہاں آپس کے تعلقات میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی طرف توجہ رہے گی اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے قائم بھی رہتے ہیں۔

یہ دو رشتے جو قائم ہو رہے ہیں ایک ڈنمارک اور لندن کے ملکوں کا فاصلہ اور میرا خیال ہے خاندانوں کا بھی فاصلہ ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ صورت پیدا کی کہ لڑکے اور لڑکی کو اکٹھا کر دیا۔ دو خاندانوں کو اکٹھا کر دیا۔ اب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اگر یہ دونوں خاندان اپنے رشتے نباہنے کی کوشش کریں گے تو جہاں اس میں برکت پڑے گی وہاں انہیں دنیوی لحاظ سے بھی خوشی کے موقعے میسر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ پس یہ سوچ ہے جو ہر نئے قائم ہونے والے رشتے کو رکھنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والا یہ رشتہ بھی جہاں ذاتی زندگی میں خوشیاں دیکھنے والا ہو وہاں اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا بھی ہو اور ان کی نسلیں بھی نیک اور صالح پیدا ہوں اور یہی سب سے بڑا مقصد ہے جو انسان کی زندگی کا ہے۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب۔ مربی سلسلہ)

آج لڑائی کا نہیں رحمت اور شفقت کا دن ہے

حضرت مسیح موعود شردھے پرکاش دیو جی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’برہمو صاحب کا نام پَرکاش دیو جی ہے جو براہمو دھرم لاہور کے پرچارک ہیں اور کتاب کا نام سوانح عمری حضرت محمد صاحب ہے اور اِس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقت میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانت داری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں۔‘‘ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 255)

شردھے پرکاش دیو جی اپنی کتاب ’’سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب بانیٔ اسلام‘‘ میں لکھتے ہیں:۔

’’آپ نے خانۂ کعبہ کے اندر کی دیواروں پر سے دیوتاؤں کی تصویریں مٹائیں اور پانی سے خوب دھلوا کر اس مسجد ابراہیمی کو نجاستِ بت پرستی سے پاک کیا۔ اب آپ شہر کی طرف آئے۔ یہ وقت بہت نازک تھا۔ ہر شخص کو یہ یقین تھا کہ اب شہر کی خیر نہیں۔ آنحضرتؐ قتلِ عام کا حکم دیں گے اور جو اذیتیں انہیں دی گئی تھیں آج ان کا خوب بدلہ لیں گے۔ لوگ اس خیال سے کانپے جاتے تھے اور جانتے تھے کہ موت سر پر کھڑی ہے۔ لوگ شہر چھوڑ بھاگنے لگے تھے کہ آپ نے فوراً منادی کرائی کہ کوئی مسلمان تلوار نہ چلائے اور مکہ کا کوئی آدمی شہر چھوڑ کر نہ جائے۔ آج لڑائی اور بدلہ کا دن نہیں ہے۔ آج رحمت اور شفقت کا دن ہے۔ مَیں تمہارا دشمن ہو کر نہیں آیا ہوں۔ نہ مَیں تم سے کسی قسم کا بدلہ لوں گا۔ مَیں تم سے وہ سلوک کروں گا جو یوسف نے مصر میں اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ مَیں تم کو جھڑکی تک بھی نہ دوں گا۔‘‘

(سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب بانیٔ اسلام صفحہ 113-112۔ از شردھے پرکاش دیو جی۔ پبلشر: نرائن دت سہگل اینڈ سنز بک سیلرز لاہور۔ ایڈیشن دہم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

تبرکات

تقریر جلسہ سالانہ 1958ء

قرآن خدا کا قول، سنت رسولؐ کا فعل اور حدیث سنت کیلئے ایک تائیدی گواہ ہے

قرآن مجید کی روشنی میں مقام سنت وحدیث

یہ رسولؐ جو عطا کرے جو حکم دے ان پر کاربند ہو جاؤ اور جن سے منع کرے اس سے رک جاؤ

(قسط اول)

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور یہ سب آسمانی اجرام و کواکب اور تمام زمینی جمادات ونباتات وحیوانات درحقیقت انسان کی بقاء، اس کے ارتقاء اور اس کی تکمیل کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی سب چیزیں انسانوں کے فائدہ اور آرام کے لئے پیدا فرمائی ہیں۔ (بقرہ:30)

پھر فرمایا:

کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی سب چیزیں تمہاری خدمت کیلئے مقرر کر دی ہیں۔ اس کائنات میں سوچنے والوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔ (الجاثیہ:14)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تم لوگ اس واقعہ پر کیوں غور نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کی سب چیزیں تمہاری خاطر مسخر کر دی ہیں۔ بایں ہمہ کچھ لوگ علم، ہدایت، اور کتاب منیر کے بغیر اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں سراسر ناجائز طور پر جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ (لقمان:21)

انسان کے اس مقام اور انسانیت کے اس مقصد کے پیش نظر ضروری تھا کہ انسان کو کامل طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا جاتا اور اس کی تخلیق کی علت غائی زمین کی جاندار یا بے جان اشیاء کے آگے سربسجود ہونا قرار نہ دی جاتی۔ بلکہ اس کے پیدا کئے جانے کا منتہا ان تمام مخلوقات سے بالاتر ہوتا۔ کیونکہ یہ سب چیزیں تو اس کے لئے بمنزلہ خادم کے ہیں۔ جو قانون قدرت کے مطابق اپنے اپنے رنگ میں کام میں لگی ہوئی ہیں۔ انسان کے پیدا کئے جانے کا مدعا صرف خالق الکل خدا سے تعلق کی تکمیل یا دوسرے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی قرار دی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

کہ میں نے تمام چھوٹے بڑے انسان اس لئے پیدا کئے ہیں تا وہ میری عبادت بجا لا کر اپنے کمال کو حاصل کریں۔ انسان کی استعدادیں اسی صورت میں ترقی پذیر ہوتی ہیں جب وہ انہیں صحیح طور پر کام میں لاتا ہے۔ آیت قرآنی صبغة اللّٰہ ...... میں عبادت کا حقیقی مفہوم واضح کیا گیا ہے۔ یعنی بتایا گیا ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے اور اس کے اخلاق وصفات کو اپنانے کا نام ہے۔

انسانی تخلیق کے اس بلند وبالا مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پاکیزہ فطرت عطا فرمائی اور پھر اس کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے سلسلہ انبیاء جاری فرمایا۔ نبی وہ مشعل ہدایت اور قائد ہے جو بنی نوع انسان کی رہنمائی کرنے اور انہیں ان کی منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے مبعوث ہوتا ہے۔ وہ انسانوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی مرضی کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہونے کیلئے نمونہ قائم کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام اس کی زبان سے سنایا جاتا ہے اور اس کلام کے اوامر ونواہی کی تکمیل کا اسوہ نبی کی زندگی میں قائم ہوتا ہے۔ نبی کے سچے پیرو اس کی اتباع سے خدا کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ اور اس کے نقش قدم پر چل کر اپنے مقصد زندگی کو پاتے ہیں۔ نبی کا وجود اپنی اپنی قوم کے لئے ایک رحمت ہوتا ہے۔ ایک نور ہوتا ہے۔ ایک ہدایت ہوتا ہے۔ جو لوگ اس رحمت، نور اور ہدایت سے حصہ لیتے ہیں وہ خدا کے مقرب اور ہدایت یافتہ قرار پاتے ہیں۔ اور جو لوگ اس سے دوری اختیار کرتے ہیں اس کا انکار کرتے ہیں اور اس نور کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں وہ خدا کے فضلوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور راہ حق سے بھٹک جاتے ہیں۔

ابتدائے آفرینش سے انبیاء علیہم السلام آتے رہے اور قوموں کو دعوت حق دیتے رہے۔ یہ سلسلہ دنیا کی ساری قوموں میں جاری رہا۔ اور مختلف ممالک میں مختلف نبی مبعوث ہوتے رہے۔ انسانوں میں جو نیک اخلاق پائے جاتے ہیں اور انسانیت کی جو بلند اقدار موجود ہیں۔ یہ سب درحقیقت انبیاء علیہم السلام کی نیک صفات اور اعلیٰ اخلاق کا پرتو ہیں۔ انہی کے روشن انوار کی جھلک ہے۔ انہی کی پاکیزہ زندگیوں کے آثار باقیہ ہیں۔ ؎

ہر رسولے آفتاب صدق بود
ہر رسولے بود مہر انورے
ہر رسولے بود ظل دیں پناہ
ہر رسولے بود باغ مثمرے
گر بدنیا نامدے ایں خیل پاک
کار دیں ماندے سراسر ابترے

دنیا کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے پاکیزہ نمونہ ان کی قوت قدسیہ ان کی توجہات اور دردمندانہ دعاؤں نے ہر زمانے میں انقلاب پیدا کیا ہے۔ قعر مذلت میں گری ہوئی قوموں کو بام عروج تک پہنچایا ہے۔ ان کے اخلاقی اور روحانی انحطاط کو ترقی اور رفعت سے بدلا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی قوت قدسیہ کا اظہار اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ کلام کے بعد ان کے عمل اور قول سے ہوتا ہے۔ ان کا سراسر روحانی عمل اپنے اندر غیر معمولی جاذبیت رکھتا ہے اور ان کا ہمدردی اور شفقت سے لبریز قول دلوں کو کھینچتا ہے۔ یہی وہ طریق تھا جس سے خدا کے برگزیدہ رسول گمراہوں کی ہدایت کا باعث بنتے رہے۔

نبی کے بعد نبی اور رسول کے بعد رسول آتے رہے۔ یہاں تک کہ قوموں میں وحدت ویگانگت کی روح ابھر آئی۔ اور انسانیت ایسے مقام پر پہنچ گئی کہ انہیں بحیثیت مجموعی خطاب کیا جائے اور ساری انسانیت کے لئے کامل اور عالمگیر رسول مبعوث ہو۔ یہی وہ وقت تھا جب رحمت ایزدی نے انسانوں پر رحم فرما کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی شریعت عطا فرمائی جو ساری نسل انسانی کے لئے اور تمام زمانوں کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اس شریعت میں تمام مشکلات کا حل اور انسانی ارتقاء کی تمام منازل کے لئے کامل رہنمائی موجود ہے۔ فرمایا

کہ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے تمہارے واسطے اسلام کو بطور دین کے منتخب کر دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں میں اسی طرح کامل اور افضل بنایا جس طرح کائنات عالم میں انسان کو افضل واشرف قرار دیا ہے۔ انسان کائنات کا مجموعہ ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انبیاء کا مجموعہ ہیں۔ سب انبیاء کے سب کمالات اپنی انتہائی صورت میں ایسے رنگ میں حضور علیہ السلام میں پائے جاتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اور نہ ہی اس کا امکان ہے تعلق باللہ میں آپ فکان قاب قوسین اوادنیٰ کے مقام پر تھے۔ آپؐ نے اپنی روحانی پرواز میں سب انبیاء کو پیچھے چھوڑ دیا معراج کی شب مثالی طور پر اس کا اظہار کیا گیا۔ صفات واخلاق میں آپ کو وہ بلند مقام حاصل تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپؐ بلند ترین اخلاق کے مالک ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے رسول اعلان کر دے کہ لوگو اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو اس کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ میرے طریق کو اختیار کرو۔ میری سنت پر چلو تم خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔ میرے سے عمل کرو اور میری سی باتیں کرو تم خدا کی محبت کو جذب کر لو گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دونوں دور اپنے اندر انتہائی کمال رکھتے ہیں۔ پہلا دور اس وقت کے منکرین کے سامنے آپ کی صداقت اور آپ کے منجانب اللہ ہونے پر شاہد ناطق ہے تو دوسرا دور دائمی طور پر ایمانداروں کی روحانی ترقی کے لئے روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ گویا زندگی کامل بھی ہے۔ جامع بھی ہے اور ہمیشہ کے لئے قائم بھی ہے۔ کامل اس لئے کہ تمام صفات حسنہ پر مشتمل ہے۔ تمام اخلاق عالیہ پر حاوی ہے تاریخی ہے دنیا کے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب ہے۔ جامع اس لئے کہ زندگی کے سارے پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ بے بس یتیمی سے لے کر باقتدار شاہنشاہیت تک کے تمام مراحل کو اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جس طرح سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تاریخی زندگی ہونے کے لحاظ سے سارے انبیاء کی زندگیوں میں ممتاز ہے۔ اسی طرح اپنی جامعیت میں بھی بے مثال ہے۔ پھر یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ اپنی تاثیرات قدسیہ کے لحاظ سے بھی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی یکتا و بے نظیر ہے۔ کہ صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی اس برگزیدہ رسول کی پیروی انسان کو باخدا بلکہ خدا نما انسان بنا دیتی ہے۔ اور رہتی دنیا تک یہی صورت قائم رہے گی۔ جس طرح ارشاد خداوندی انا نحن نزلنا الذکر (الحجر) کے مطابق قرآن مجید ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے اس میں کسی قسم کی تغیر یا تحریف راہ نہیں پا سکتی، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق یہ بھی ضروری ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل قائم رہے اور سچے مومن آپ کے نقش قدم پر چل کر اور آپ کی پیروی کر کے خدا کے محبوب بنتے رہیں۔

آنحضرتؐ کا دوسرے انبیاء سے فرق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سابق انبیاء میں ایک عظیم الشان فرق یہ ہے کہ وہ نبی اپنی اپنی قوم کے لئے پیغام لاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری قوموں اور سارے زمانوں کے لئے ہے۔ ان انبیاء کا مشن خاص رنگ کا ہوتا تھا اور محدود ہوتا تھا۔ ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن ہمہ گیر اور سارے پہلوؤں پر حاوی ہے۔ پہلے انبیاء کے لگائے ہوئے پودے ایک عرصہ کے بعد خشک ہو جاتے تھے ان کے پھل بند ہو جاتے تھے۔ مگر حضرت خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لگایا باغ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے گا۔ اور اس پر کبھی خزاں نہ آئے گی۔ بلکہ ہمیشہ تازہ اور شیریں پھل دیتا رہے گا۔ آسمانی صحیفوں میں زندہ کتاب صرف قرآن مجید ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا ہی پاکیزہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں کہ:

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 13)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی ذات میں ہی زندہ نبی نہیں بلکہ آپ دوسروں کو زندگی بخشنے والے نبی ہیں۔ آپ صرف خود ہی مطہر و مزکی انسان نہ تھے بلکہ دوسروں کو پاک کرنا بھی آپ کا فرض تھا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے جب آپ کی بعثت کے لئے دعا مانگی تو آپ کے کاموں میں یزکیھم بھی ذکر فرمایا۔ (بقرہ:130)

یعنی آپ لوگوں کو پاک و مطہر بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"کہ ہم نے اس رسول کو اس لئے بھیجا ہے کہ یہ تمہیں ہمارے احکام اور آیات سے آگاہ کرے اور تمہارا تزکیہ نفوس کرے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھائے اور ان امور سے آگاہ کرے جن سے تم واقف نہ تھے"۔ (بقرہ: 152)

بعثت کا مقصد تزکیہ

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک اہم مقصد تزکیہ ہے۔ اس مقصد کی تکمیل دو باتوں پر موقوف ہے۔

اول: آپ کو کامل شریعت دی جائے اور آپ کو ایسی قوت قدسیہ حاصل ہو کہ آپ مردوں کو زندگی بخش سکیں۔ اندھوں کو بینائی بہروں کو شنوائی عطا کر سکیں۔

دوم: آپ کو ایسی جماعت حاصل ہو جو آپ کی محبت میں فنا ہو اور آپ کی پیروی عاشقانہ اور والہانہ رنگ میں کرنے والی ہو چونکہ مذہب میں جبر نہیں ہے اس لئے ساری عمارت محبت، خلوص اور عقیدت پر استوار ہوتی ہے۔ دونوں طرف برابر کشش اور جذب کارفرما ہو۔ تزکیہ کرنے والا نبی ایسا ہو کہ اپنے تو اپنے غیروں کے لئے بھی سراپا گداز ہو۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتا ہے کہ:

تو ان لوگوں کے غیر مومن رہ کر مستحق عذاب بننے پر اتنا بے تاب و بے چین ہے کہ گویا تو اپنے آپ کو ذبح کر ڈالے گا۔

مومنوں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کاملہ کے ذکر پر فرمایا:

یہ ایسا رسول تمہارے پاس آیا ہے جو تم میں سے ہے اور جسے تمہارا ذرا سا دکھ بھی نہایت شاق گزرتا ہے۔ جو تمہارے لئے ہر بھلائی کا انتہائی خواہاں ہے۔ ایمانداروں کے لئے وہ سراپا رأفت اور رحمت ہے۔ ایک طرف تو تزکیہ کرنے والے پیغمبر علیہ السلام کا یہ حال ہے دوسری طرف مومنوں کو ارشاد ہے کہ وہ اس رسول کی پوری پوری اتباع کریں۔ انسان کے ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ ورسول کی کامل اطاعت کریں۔

اطاعت رسول کا حکم

فرمایا:

کہ مومن مرد و عورت کا مقام یہی ہے کہ جب خدا اور رسول کسی بات کا حکم دیں۔ کوئی فیصلہ کریں تو وہ سراپا اطاعت بن جائیں۔ جو نافرمانی کریں گے وہ کھلے طور پر گمراہ قرار پائیں گے۔

(احزاب:37)

خدا گواہ ہے کہ یہ لوگ صرف اسی صورت میں مومن قرار پا سکتے ہیں جب کہ ان کی یہ حالت ہو کہ اپنے تمام جھگڑوں میں تجھے حکم تسلیم کریں اور تیرے فیصلوں کو بلا چون و چرا اور پورے شرح صدر سے قبول کریں۔ (النساء:65)

پھر فرمایا:

اے ایمان کے دعویدارو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اس کے اس رسول کی اطاعت کرو۔ اور اولوالامر کی اطاعت کیا کرو۔ اگر تمہارے درمیان باہم تنازعہ ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کے پاس لا کر اسے حل کرا لیا کرو۔ اگر تم سچ مچ اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی طریقہ بہتر اور انجام کار اچھا ثابت ہوگا۔

قرآن مجید کا یہ اسلوب کتنا دلربا اور پیارا ہے کہ وہ ایک طرف تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا تذکرہ کرتا ہے اور آپ کو آپ کا فرض منصبی "تزکیہ نفوس" یاد دلاتا ہے۔ اور دوسری طرف مومنوں کو ایسی اطاعت اور اتباع کی تلقین فرماتا ہے جس کی بنیاد محبت اور عشق پر ہو۔ اس دوہری اور جامع تلقین کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ جماعت پیدا ہوگئی۔ جو دشمنوں پر گراں تھی۔ مگر باہم پیار و محبت کرتی تھی۔ ان کے دن اور ان کی راتیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلب کرنے میں گزرتے ہیں وہ ہر گھڑی رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

ایسی مبارک قوم کا تیار ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ترین قوت قدسیہ پر گواہ ہے۔ کیونکہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ درحقیقت اس میں بائبل کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے جس میں فرمایا تھا کہ:

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کیلئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں کو مانیں گے"

(استثناء باب 33 آیت 2-3)

عربی ترجمہ میں (وھم جالسون عند قدمک یتقبلون من اقوالک) ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

میری رحمت خاص کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس فرستادہ اس نبی کی اتباع کرتے ہیں جس کی پیشگوئی ان کے ہاں تورات و انجیل میں لکھی ہوئی ہے۔ یہ نبی ان متبعین کو معروف کا حکم دیتا ہے۔ اور انہیں ناپسندیدہ امور سے روکتا ہے۔ تمام پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور ناپاک مضرت رساں اشیاء کو حرام ٹھہراتا ہے وہ ان کے تمام بوجھوں کو دور کرتا ہے اور ان کے تمام بندھنوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ پس اس پر ایمان لانے والے اس کی عظمت و توقیر کرنے والے کامیاب و کامران ہوں گے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ نبی کے تزکیہ کے منفی اور مثبت پہلو کے پایہ تکمیل کو پہنچنے کیلئے لازمی ہے کہ اتباع کرنے والے پوری عقیدت اور پورے خلوص سے نبی کے طریق کی پیروی کریں اور اس کے تمام احکام کی تعمیل کریں۔

آیت کریمہ بتا رہی ہے کہ قرآن کریم بلاشبہ ایک نور ہے۔ اس کی پیروی مومن کیلئے فرض عین ہے۔ مگر اس کے ساتھ الرسول النبی الامی کی اتباع بھی لازمی ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کا مقام یوں بیان فرماتا ہے:

کہ تم لوگوں پر گواہ اور نگران ہو اور رسول تم پر گواہ اور نگران ہے۔ (بقرہ:144)

گویا رسول کی تاثیرات قدسیہ کا ظہور اس کے متبعین میں ہوتا ہے۔ جو کلام الٰہی پر ایمان لاتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس طرح وہ لوگ دوسرے سب لوگوں پر حجت بن جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ رسول کی پیروی کے نتیجہ میں روحانی زندگی حاصل کر کے اس کی صداقت پر گواہ ہو جاتے ہیں۔

ہر نبی کی پیروی مومنوں پر فرض ہوتی رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں۔ ہمیشہ کے لئے اور سب قوموں کے لئے زندہ نبی ہیں اس لئے آپؐ کی پیروی سب انسانوں پر تمام زمانوں میں فرض قرار پا گئی ہے۔ اور یہی خدا کی محبت کو حاصل کرنے کا ذریعہ مقرر کر دی گئی ہے۔

ہر امت کے لئے اس کے نبی کی زندگی اور اس کا نمونہ طریق عمل ہوتا ہے۔ وہ گویا اس قانون شریعت کی عملی تفسیر ہوتا ہے جو وہ خدا کی طرف سے لوگوں کے لئے لاتا ہے۔ فرمایا:

یعنی ہم نے سب امتوں کے لئے شریعت اور منہاج قائم کیا ہے۔ (المائدہ:49)

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالمگیر شریعت لائے تھے اس لئے آپؐ کا اسوۂ حسنہ بھی عالمگیر اور دائمی ہے۔

سنت اور حدیث کی تعریف

آج کی تقریر کا عنوان سنت اور حدیث کا مقام قرار دیا گیا ہے اس لئے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ سنت اور حدیث کی تعریف کیا ہے؟

لغت کے رو سے سنت راستے اور طریق کو کہتے ہیں اور حدیث کے معنے بات اور قول کے ہیں۔ اصطلاح میں سنت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل ہوتا ہے۔ اور حدیث سے مراد آپ کی باتیں اور اقوال۔

پہلے علماء نے بالعموم سنت اور حدیث کا ایک ہی مفہوم قرار دیا ہے اور ہر دو الفاظ کا اطلاق احادیث نبویہ پر کیا ہے۔

تدوین حدیث

احادیث کی ترتیب و تدوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے کافی عرصہ بعد ہوئی ہے۔ اور مختلف راویوں کے ذریعہ سے یہ حدیثیں ان بزرگوں تک پہنچی ہیں۔ جنہوں نے انہیں مدون شکل میں کتابی صورت میں امت کے سامنے پیش کیا ہے۔ مؤطا امام مالکؒ جو کتب احادیث میں قدیم ترین کتاب ہمارے سامنے ہے اس کا زمانہ تدوین

دوسری صدی ہجری کا وسط ہے۔ حضرت امام مالکؒ کی وفات 179 ہجری میں ہوئی ہے ظاہر ہے کہ اتنے عرصہ تک ایک راوی سے دوسرے راوی تک روایت کے منتقل ہونے میں اس بات کا زبردست احتمال ہے۔ کہ اصل بیان کے الفاظ پوری طرح محفوظ نہ رہے ہوں۔ اسی بناء پر احادیث کو ظنی قرار دیا گیا ہے۔

دوسری طرف یہ بھی ظاہر ہے کہ اسلام ایک عملی مذہب ہے۔ وہ پہلے دن سے ہی مسلمانوں کا معمول بہ بن گیا تھا۔ اور جوں جوں لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے اس کی عملی شکل زیادہ پختہ اور راسخ ہوتی گئی اور پھر نسلاً بعد نسلٍ وہ ایک عملی حقیقت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش ہوتا رہا۔ یہ عملی شکل خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائی اور صحابہؓ نے اسے اختیار کیا اور تابعین اور تبع تابعین اور ان کے بعد کے لوگ اس پر عمل پیرا ہوتے رہے۔ ظاہر ہے کہ یہ عملی شکل ایک یقینی اور قطعی چیز ہے اور اس کو تواتر حاصل ہے۔

پرانے زمانوں سے لوگ چونکہ سنت اور حدیث کو مترادف اور ہم معنی قرار دیتے آئے ہیں اس لئے ان کے لئے بعض دقتیں اور الجھنیں پیش آتی رہی ہیں اور عام لوگ افراط و تفریط کی راہ اختیار کرتے رہے ہیں۔ بعض لوگ احادیث کے ظنی ہونے کے باعث سنت نبوی کے تارک بلکہ منکر ہو گئے اور کچھ لوگ اس طرف چلے گئے کہ حدیث قرآن مجید پر بھی قاضی ہے لکھا ہے:

امام اوزاعی مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن سنت کا اس سے کہیں زیادہ محتاج ہے جتنا کہ سنت قرآن کی محتاج ہے۔

یحیٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ سنت کتاب اللہ پر قاضی ہے اور کتاب اللہ سنت پر قاضی نہیں ہے۔

جب یہ بیان حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے فرمایا:

کہ میں تو ایسا کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ ہاں یہ درست ہے کہ سنت کتاب اللہ کی تفسیر اور تبیین کرتی ہے۔

(کتاب الکفایۃ للامام الخطیب البغدادی ص 14-15)

ائمہ متقدمین عموماً لفظ سنت کا اطلاق حدیث پر کرتے ہیں اور سنت اور حدیث کا علیحدہ علیحدہ درجہ بیان نہیں کرتے۔ اس لئے عام طور پر ’’قرآن اور سنت‘‘ کہہ دیا جاتا ہے۔ اور اس سے مراد قرآن مجید اور احادیث ہوتی ہیں۔

بعض متقدمین کے اقوال میں ایسے اشارے موجود ہیں کہ وہ اخبار احاد اور سنت میں فرق کرتے تھے۔ چنانچہ علامہ الخطیب البغدادی ایک جگہ لکھتے ہیں:

خبر واحد کو اس صورت میں قبول نہ کیا جائے گا۔ جب وہ عقل کے خلاف ہو یا قرآن مجید کے ثابت حکم کے خلاف ہو یا سنت معلومہ اور اس فعل کے خلاف ہو جو سنت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسی طرح اگر خبر واحد کسی یقینی دلیل کے خلاف ہو جو سنت کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اسی طرح اگر خبر واحد کسی یقینی دلیل کے خلاف ہو تب بھی اسے قبول نہ کیا جائے گا۔ (الکفایہ ص 432)

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ الامام الخطیب البغدادی سنت کو عملی چیز سمجھتے تھے۔ یہ ایک منفرد قول ہے ورنہ عموماً سنت اور حدیث کو ایک ہی چیز سمجھا جاتا تھا۔

☆..........☆..........☆

مشہور شہر

مکرم امان اللہ امجد صاحب

جرمنی کا دارالحکومت برلن (Berlin)

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے دارالحکومت برلن جو جرمنی کا سب سے بڑا شہر ہے کی آبادی 37 لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ 52.32 درجے شمال اور 13.25 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ اس کا رقبہ 883 مربع کلومیٹر یا 341 مربع میل ہے۔ نہروں کے ذریعے اسے دریائے آڈر (Oder) اور ایلبے (Elbe) سے ملا دیا گیا ہے۔

یہ شہر کئی دہائیوں تک جرمنی کی تقسیم کا نشان اور مشرق اور مغرب کے مابین متنازعہ شہر کی حیثیت سے پہچانا جاتا رہا۔ 1948ء میں گیارہ ماہ تک سوویت یونین نے اس شہر کی ناکہ بندی کئے رکھی امریکہ، فرانس اور برطانیہ کی کوششوں سے اس کی ناکہ بندی توڑ دی گئی۔ 13 اگست 1961ء کو مشرقی جرمنی نے دیوار برلن تعمیر کر کے شہر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا 1963ء میں امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی نے شہر اور اس کے باشندوں کے لئے امدادی پیکج روانہ کیا۔ 1987ء میں امریکہ کے صدر رونالڈ ریگن نے سوویت یونین سے درخواست کی کہ وہ دیوار برلن کو گرا دے تاکہ بچھڑے ہوئے خاندانوں کو باہم ملنے کا موقع فراہم ہوسکے۔ تاہم 9 نومبر 1989ء کو مشرقی جرمنی میں پُرامن انقلاب کے ذریعہ دیوار برلن توڑ دی گئی۔ جس کے نتیجے میں برلن کی تاریخ میں 750 سال کے بعد ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ 3 اکتوبر 1990ء کو جرمنی متحد ہوگیا تو یہ متحدہ جرمنی کا دارالحکومت قرار پایا۔

اس کی آبادکاری کا کام اس وقت شروع ہوا جب پانچ صدیاں قبل دریائے سپری (Spree) کے شمالی کنارے پر ماہی گیروں نے ایک چھوٹی سی بستی آباد کی اس کے بالمقابل دریا کی دوسری جانب عہد وسطیٰ کا ایک قصبہ کولن (Colln) آباد تھا 1432ء میں دونوں شہروں کو باہم ملا دیا گیا اور اس طرح اس کی حیثیت ایک بڑے قصبہ کی سی ہوگئی۔

سترہویں صدی عیسوی میں ان دونوں شہروں کے گرد ایک فصیل تعمیر کردی گئی جس سے یہ قلعہ بند شہر کی حیثیت اختیار کر گیا۔ پروشیا کی ترقی کے ساتھ ہی برلن ایک بڑا شہر بن گیا۔ بادشاہ فریڈرک ولیم (Frederick William) نے اس کے نواحی علاقے پوٹس ڈیم (Potsdam) کو تعمیر کرایا تو یہ برلن شہر کا خوبصورت حصہ بن گیا یہاں اس نے عمدہ کوارٹر تعمیر کرائے کچھ عرصہ کے بعد فریڈرک ولیم کے بیٹے فریڈرک اعظم نے یہاں سانز سوسی (Sanssouci Palace) کا شاندار محل تعمیر کرایا۔ 1740ء تک اس شہر کی آبادی ایک لاکھ تک پہنچ گئی۔ 1871ء میں یہ جرمن سلطنت کا دارالحکومت بن گیا۔ انیسویں صدی کے وسط میں بسمارک نے جرمنی کے اتحاد کے لئے بہت سی تجاویز پیش کیں اور اس طرح برلن جرمن سلطنت کا صدر مقام بن گیا۔ ایک صدی کم عرصے کے بعد اس شہر کا رقبہ 340 مربع میل اور آبادی 35-40 لاکھ سے زائد ہوگئی۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کے فاتحوں نے اسے امریکی، فرانسیسی، برطانوی اور روسی چار حصوں میں تقسیم کر دیا۔ 1945ء کے موسم گرما میں اس کے انتظام کے لئے ان چاروں طاقتوں کے ایک ایک نمائندے کو شامل کر کے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ شہر کے اپنے انتظام کے لئے ان کے ماتحت ایک کونسل اور ایک میئر بھی مقرر کیا گیا۔ 1945ء میں اس کونسل کے لئے جو چناؤ ہوا اس میں روسیوں نے تمام طاقت اپنے ہاتھ میں لینے کی ناکام کوشش کی بالآخر مارچ 1948ء میں جبکہ اس حصے میں جو دوسری طاقتوں کے ہاتھ میں تھا کرنسی کی اصلاح کی گئی تو روس بالکل علیحدہ ہوگیا اس طرح سے یہ شہر مکمل طور پر مشرقی اور مغربی برلن میں تقسیم ہوگیا۔

مشرقی برلن مشرقی جرمنی کا دارالحکومت بن گیا۔ مغربی جرمنی کو امریکہ، برطانیہ، فرانس اور دیگر ممالک کی حمایت حاصل تھی اس لئے ان کی امداد سے یہ شہر بہت جلد ایک ترقی یافتہ شہر بن گیا اور اس کی حیثیت بین الاقوامی شہر کی سی ہوگئی۔ 1989ء میں دیوار برلن گرائے جانے کے بعد بچھڑے ہوئے خاندانوں کا باہمی ملاپ ہونے سے اس کے باشندوں نے اسے متحد کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ 3 اکتوبر 1990ء کو مشرقی اور مغربی جرمنی کے اتحاد سے یہ شہر بھی متحد ہوگیا۔

یہ ایک بڑا تعلیمی مرکز ہے یہاں تین یونیورسٹیاں ہیں جن کا قیام علی الترتیب 1809ء، 1946ء اور 1948ء میں عمل میں آیا۔ شہر میں دو ہوائی اڈے ہیں۔ جرمن اکیڈمی آف سائنسز کا قیام 1700ء میں عمل میں آیا۔ قیصر ولیہلم چرچ، برینڈنبرگ گیٹ، پرگامن میوزیم (Pergamon) قابل دید مقامات ہیں۔

دیوار برلن کے انہدام کے بعد جرمنی کی وفاقی پارلیمنٹ نے 20 جون 1991ء کو یہ فیصلہ کیا تھا کہ جرمنی کا دارالحکومت بون سے برلن منتقل کر دیا جائے۔ چنانچہ پورے شہر میں مجموعی طور پر تقریباً 90 ہزار مقامات پر تعمیراتی کام مکمل کیا گیا۔ تعمیرات کا سب سے بڑا مرکز پوٹس ڈامر پلٹز تھا جہاں 19 مئی 1994ء کو تعمیرات کا آغاز ہوا۔ مشہور فرم ڈیملر بینز کی عمارات بھی اسی مقام پر 6.7 ہیکٹر رقبے پر تعمیر کی گئیں۔ 3 اکتوبر 1994ء کو یوم جرمن اتحاد منایا گیا تو جرمن دارالحکومت کی حیثیت سے برلن ثقافتی اور معاشی غرض کہ ہر اعتبار سے توجہ کا مرکز بن گیا۔

دیوار برلن

یہ دیوار 50 کلومیٹر یا 31.25 میل لمبی تھی اور اس پر طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی تھیں اور سرحدی چوکیاں تعمیر کی گئی تھیں۔ یہ طویل سرحدی پٹی یا دیوار شہر کے درمیان سے بے ہنگم اور آڑی ترچھی ہو کر گزرتی تھی۔ حفاظتی چوکیوں اور دیوار کے پیچھے مشرقی برلن کے حصے میں کچھ رقبہ خالی چھوڑ دیا گیا تھا اور وہاں جان بوجھ کر کسی قسم کی تعمیر نہیں کی گئی تھی تاہم 1989ء میں 1961ء میں تعمیر کی جانے والی اس دیوار کو منہدم کر دیا گیا۔

یہ ایک بڑا صنعتی مرکز ہے اور یہاں روایتی صنعتوں کے علاوہ جدید دور کی صنعتوں کو بھی فروغ حاصل ہوا ہے۔

برلن کانگریس (Congress of Berlin)

معاہدہ پیرس (1856ء) کے دستخط کنندگان نے معاہدہ سین سٹیفانو کی نظر ثانی کے لئے طلب کی جو روس نے ترکیہ کے سر منڈھا تھا۔ بسمارک (Bismarck) صدر تھا۔ دیگر قابل ذکر شرکاء میں ڈزریلی (Disraeli) اے ایم گورچاکوف (Gorchakov) اور اینڈراسی (Andrassy) شامل تھے۔ اہم فیصلے یہ ہوئے: سربیا، مونٹی نیگرو اور رومانیہ کو آزاد ریاستیں تسلیم کیا گیا۔ بلغاریہ کی سہ گانہ تقسیم کی گئی بوسنیا ہرزیگووینا کو آسٹرو ہنگری کی وی نظام حکومت سے متعلق کیا گیا اور ترکیہ اور یونان کی سرحد از سر نو متعین کی گئی۔

بین الاقوامی سیاحت میلہ

یہ میلہ 1996ء میں منعقد ہوا اس میں شریک تقریباً 50 فیصد نمائش کنندگان، تجارتی سمجھوتے کرنے میں کامیاب ہوگئے جبکہ تقریباً 33 فیصد نمائش کنندگان نے باضابطہ کاروباری معاہدوں پر دستخط کئے۔ اس میلے میں 197 ملکوں اور خطوں کے شعبہ سیاحت سے وابستہ افراد اور اداروں کا اندراج کیا گیا تھا۔ میلے میں حصہ لینے والوں میں 26 فیصد کا تعلق بیرونی ملکوں سے تھا اور نمائش کنندگان کی تعداد 6127 تھی اس اعتبار سے اسے دنیا کا سب سے بڑا تجارتی میلہ کہا گیا تھا۔

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

شذرات۔ اخبارات کے مفید اور قابل فکر اقتباسات

فرقہ واریت کا عذاب

نوائے وقت لکھتا ہے:۔

عراق اور شام میں مسلمان دست و گریباں ہیں جبکہ مصر، بحرین، سعودیہ، ایران اور پاکستان کو بھی فرقہ وارانہ تصادم کی جانب دھکیلا جا رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ فرقہ واریت پر قابو نہ پایا جاسکا تو یہ ہمارے ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دے گی۔ کراچی میں گزشتہ دو ہفتوں میں جید علماء کرام کے خاندانوں کے چشم و چراغوں کو قتل کیا گیا، درحقیقت ہمارے سیاسی اور دینی راہنماؤں کو اس بات کا اندازہ ہی نہیں کہ اگر فرقہ واریت پر قابو نہ پایا گیا تو ملک میں مذہب کے نام پر کتنا بڑا فساد ہوگا۔

(نوائے وقت 23 ستمبر 2014ء)

اندرونی خلفشار

بریگیڈیئر (ر) محمود الحسن سید لکھتے ہیں:۔

ہم بین الاقوامی سطح پر تنہائی کا شکار ہو رہے ہیں۔ پچھلے ہفتے امریکی اخبار نیویارک ٹائم کے اداریے میں پاکستان کے بارے میں کہا گیا تھا کہ Pakistanis are their own worst enemies اخبار مزید لکھتا ہے کہ آج پاکستان لاتعداد مشکلات کا شکار ہے۔ لیکن حکومت ملک میں بپا ہونے والے سیاسی انتشار کی وجہ سے ان مسائل کا سدباب کرنے میں مکمل طور پر بےبس نظر آتی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ چینی صدر کے بھارت کے دورے کے کیا نتائج سامنے آتے ہیں، ہمارا ملک جنوبی ایشیا میں ہونے والے اہم (Deals) یعنی معاہدوں میں شامل نہیں ہوسکا جو کہ اس علاقے کے ممالک چین اور جاپان کے ساتھ کر رہے ہیں جس سے یہ علاقائی ممالک تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کر رہے ہیں مگر افسوس کہ ہم اندرونی انتشار کی وجہ سے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر ہمارے بارے میں مایوس کن اور منفی تاثر پایا جاتا ہے۔ اس کا اندازہ کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر Ansileembree کے ان خیالات سے کیا جاسکتا ہے جن کا اظہار انہوں نے ایک لیکچر کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا **پاکستان مکمل طور پر ایک اسلامی ریاست بننے کے خبط میں مبتلا ہے جو کہ مسٹر جناح کے پاکستان کے تصور سے متصادم ہے۔** انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں کسی مثبت تبدیلی کا قطعی کوئی امکان موجود نہیں اور وہاں صرف اسلامی انقلاب ہی آسکتا ہے اس لئے پاکستان کا بھارت سے موازنہ کسی صورت درست نہیں ہوسکتا۔ ہوسکتا ہے کہ ہم امریکی پروفیسر کی رائے سے اتفاق نہ کریں لیکن ملکی حالات اس کی گواہی دیتے ہیں کہ اس دانشور کی باتیں حقیقت پر مبنی ہیں۔ اس ضمن میں بہت ہی پریشان کن بات یہ ہے کہ ہمارے لیڈر مذہبی انتہاء پسندی اور لسانی دھڑے بندیوں کے تدارک اور روک تھام کے لئے قطعی سنجیدہ نہیں ہیں۔ اس کی تازہ ترین مثال کراچی یونیورسٹی کے اسلامیات کے ڈین ڈاکٹر شکیل اوج کا بہیمانہ قتل ہے جو کہ مذہبی انتہاء پسندی اور Blasphemy یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کے سلسلے میں دہشت گردوں کے غیظ و غضب کا نشانہ بنے۔ کیونکہ ان کے بارے میں الزام تھا کہ وہ چند سال پہلے امریکہ میں ایک لیکچر کے دوران گستاخی رسول ﷺ کے مرتکب ہوئے تھے اس طرح کا واقعہ پچھلی حکومت کے دور میں ہوا جس میں جناب سلمان تاثیر کو اس ہی جرم کی سزا کے طور پر دن دیہاڑے قتل کر دیا گیا تھا۔

(نوائے وقت 28 ستمبر 2014ء)

نیا پاکستان، نئے تقاضے

ایاز امیر اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

اب جبکہ ہمارے ہاں سرگرم عمل مقامی انقلاب نیا پاکستان تعمیر کرنے جارہے ہیں تو ایک سوچ ابھرتی ہے کہ کیا اس نئے پاکستان میں منافقت جس کی فعالیت ہمارے ہاں سب سے زیادہ ہے، کو دیس نکالا دیا جائے گا یا پھر حسب معمول بظاہر نیکی اور پرہیزگاری اور اندر سے ”سب چلتا ہے“ کا فارمولہ مستعمل رہے گا۔ جب پاکستان وجود میں آیا تو سرائے، بار اور سیلون سے کسی کو بھی خطرہ لاحق نہ تھا۔ ہمارے قصبوں میں موجود بہتر میخانے ہوتے تھے لیکن ان سے کسی کے عقیدے کو بھی نقصان نہیں پہنچتا تھا۔ اس کے بعد قرارداد مقاصد منظور ہوئی اور کہنے والے تو یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض مولوی اور مفتی حضرات کی عید ہوگئی اور انہیں مخالفوں کے خلاف جھوٹے فتوے دینے کا موقع مل گیا اور اس کے ساتھ ہی مے خانے کے دروازے بند اور منافقت سکہ رائج الوقت۔

اگر واقعی نیا پاکستان بنایا جانا ہے تو اس میں عقیدے کے نام پر روا رکھی جانے والی منافقت کو ختم کرنا ہوگا۔ ماضی کو بھول جائیں۔ ضیاء الحق 1988ء کے بعد موجود نہیں تھا، اس لئے ہم اپنے تمام مسائل پر اس دور کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔ اگر جنرل کی چھوڑی ہوئی باقیات بری تھیں تو بھی ہمارے پاس کافی وقت تھا، ہم معاملات کو درستی کی طرف لے کر جاسکتے تھے، لیکن پاکستان کے نام نہاد جمہوری حکمران انتہائی بزدل نکلے۔ وہ دن رات جمہوریت کے تحفظ کے نعرے تو لگاتے رہتے ہیں لیکن انتہاء پسندی اور عدم برداشت کے سامنے کھڑے ہونے سے ان کی جان نکلتی ہے۔

یقیناً ہم شاندار ماضی رکھتے ہیں۔ مشرف سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوئیں لیکن وہ ضیا دور کے حدود قوانین کو ختم کر کے ان کی تلافی کر سکتے تھے۔

کیا پاکستان میں دوبارہ وہ دور واپس آئے گا جب آپ بے دھڑک کچھ بھی خرید سکیں گے؟ پھر سوچ آتی ہے جب ہم یوٹیوب پر پابندی بھی نہیں ہٹا سکے تو اور کیا تیر ماریں گے؟ اگر ہم نئے پاکستان کو طالبان سے بچانا چاہتے ہیں تو ہمیں وہ سب کچھ کرنا ہوگا جس سے طالبان بدکتے ہیں۔ کیا ایسا بھی ہوگا؟ کیا ہم ایک نارمل معاشرہ جس میں تنگ نظری نہ ہو اور ٹریفک کے قوانین کی پابندی کی جاتی ہو، کبھی قائم کر پائیں گے؟ ویسے اس کے علاوہ ہم کون سا نیا پاکستان بنانے جارہے ہیں؟

(جنگ 18 اکتوبر 2014ء)

یہاں انسان ہی انسانوں کے عقائد کی جانچ کرتے ہیں

معروف کالم نگار اور سیاسی تجزیہ کار سابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے کالم بعنوان ملالہ کی علامتی اہمیت میں ڈاکٹر عبدالسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔

ملالہ یوسفزئی دوسری پاکستانی ہیں جنہیں نوبیل انعام ملا۔ پہلے شخص ماہر طبیعات پروفیسر عبدالسلام تھے۔ پاکستانی تاریخ کی ستم ظریفی یہ ہے کہ ملک میں عبدالسلام صاحب کی خدمات کو تسلیم نہ کیا گیا۔ کیونکہ ان کا تعلق احمدی فرقے سے تھا۔ پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے۔ اب ملالہ کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جارہا ہے۔ وہ بھی مغربی ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہے کیونکہ اسے طالبان انتہا پسندوں اور مذہبی جنونیوں سے خطرہ ہے۔ اب وہ شاید ہی پاکستان کی سرزمین پر کبھی قدم رکھ پائے۔ اس لئے مغرب پاکستانی شخصیات کی جیسی بھی عزت افزائی کرتا رہے، ان کی ملک میں کوئی جگہ نہیں کیونکہ یہاں انسان ہی انسانوں کے عقائد کی جانچ کرتے ہیں۔ پاکستانیوں کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ بیرونی طاقتوں کو مورد الزام ٹھہرانے کی بجائے اپنے اوپر بھی کبھی غور کر لیا کریں۔

(روزنامہ جنگ لاہور 19 اکتوبر 2014ء ص 8)

نوبیل انعام یافتہ پاکستانی کبھی وطن نہیں آسکتا

انگریزی روزنامہ ڈان لاہور کی معروف کالم نگار اور ناول نگار کملا شی نے ڈاکٹر سلام کے بارے میں لکھا:

ترجمہ: نوبیل پرائز حاصل کرنے والی پہلی پاکستانی نہیں بلکہ عبدالسلام نے 1979ء میں فزکس میں دوسرے سائنسدان کے ساتھ مشترکہ نوبیل انعام حاصل کیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام بھی ملالہ کی طرح پاکستان سے جلاوطن تھے۔ جب ان کے نوبیل انعام حاصل کرنے کا اعلان ہوا۔

ڈاکٹر صاحب نے بھٹو حکومت کے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی وجہ سے از خود جلاوطنی اختیار کر لی تھی۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کبھی بھی پاکستان میں رہنے کے لئے تشریف نہیں لائے۔

(روزنامہ ڈان لاہور 12 اکتوبر 2014ء)

بلیک میلنگ

محمد اظہار الحق صاحب لکھتے ہیں:۔

بلیک میلنگ کی جو اقسام ہمارے ہاں رائج ہیں اور بدقسمتی سے ”مقبول“ بھی ہیں وہ عجیب و غریب ہیں۔ ان پر ہنسی بھی آتی ہے اور رونا بھی۔ متشرع شکل و صورت کا کوئی آدمی جھوٹ بولے یا دھوکا دے اور اسے کہا جائے کہ بھائی! اس شکل و صورت کے ساتھ دروغ گوئی اور فریب کاری کر رہے ہو تو وہ شور مچا دے گا کہ مذہبی شکل و صورت پر اعتراض کر رہے ہو؟ اس نکتے کو وہ اس قدر اچھالے گا کہ آپ کو معذرت کرنا پڑے گی۔ ایک صاحب بتا رہے تھے کہ ان کی والدہ بیمار تھیں اور بے خوابی سے تنگ۔ پڑوس میں مسجد تھی۔ لاؤڈ سپیکر کی توپ کے دہانے کا رخ عین مریضہ کے کمرے کی کھڑکی کی طرف تھا۔ ان صاحب نے ایک دن مولوی صاحب کو خوشگوار موڈ میں دیکھ کر عرض مدعا کیا کہ از راہ کرم توپ کے دہانے کا رخ تھوڑا سا پھیر دیں۔ دو دن بعد جمعہ تھا۔ شام کو گھر پہنچے تو بچے پریشان۔ مولوی صاحب نے خطبے کے دوران عوام کو ”آگاہ“ کیا کہ مسجد کے پڑوس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو قرآن پڑھنے سے منع کر رہے ہیں! ایک اور واقعہ بھی سن لیجئے۔ دارالحکومت کی ایک معروف مارکیٹ میں مسجد کے اردگرد دکانیں ہیں۔ ایک دکاندار نے بچے کو سکول سے لینے کے لئے جانا تھا، لیکن دیکھا تو گاڑی کے عین پیچھے ایک اور گاڑی جڑی کھڑی تھی۔ بہت دیر انتظار کیا۔ گاڑی والے صاحب آئے، انہیں سمجھانے کی کوشش کی تو انہوں نے شور مچا دیا کہ غضب خدا کا نماز پڑھنے سے منع کیا جارہا ہے!

(روزنامہ دنیا 24 اکتوبر 2014ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم عاطف اعجاز صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 7 جنوری 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام فوزیہ عاطف عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر، نیک نصیب اور خادمہ دین ہونے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم رضوان احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ شادی کے پانچ سال کے بعد 14 نومبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل کرتے ہوئے بچی کا نام صباحہ رضوان عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے خادمہ دین نافع الناس اور والدین و خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم بشارت احمد بھلر صاحب معلم سلسلہ دولیاہ جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26 دسمبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرتے ہوئے وجاہت احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منور احمد بھلر صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ بستی لاہوریاں تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کا پوتا ہے اور مکرم عبدالرشید صاحب آف بستی لاہوریاں کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر والا نیک صالح خادم دین اور والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم داؤد احمد شاکر صاحب ولد مکرم فضل دین بٹ صاحب جنرل سیکرٹری دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر طیب احمد منصور صاحب اور بہو مکرمہ ڈاکٹر عطیۃ الرحمٰن صاحبہ مقیم لندن کو مورخہ 16 دسمبر 2014ء کو پہلے بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام سارہ منصور تجویز ہوا ہے۔ نیز تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ محترم مولانا جلال الدین شمس صاحب مرحوم کی بھانجی اور نومولودہ کی دادی محترمہ نعیم نیرہ صاحبہ محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مربی سپین کی بھتیجی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالح، نافع الناس اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم احسان اللہ خالد چیمہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ جری اللہ چیمہ صاحب کارکن دفتر حفاظت مرکز ربوہ کو مورخہ 24 دسمبر 2014ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تحریک وقف نو میں شامل فرماتے ہوئے ''ھبۃ الوکیل'' نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم اعجاز احمد خان صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم سلطان احمد خاں صاحب سیکرٹری امور عامہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بھتیجا عزیزم رانا محسن محمود ابن رانا فضل احمد صاحب آف چک نمبر 88 ج۔ب کی 20 دسمبر 2014ء کو موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں بائیں ٹانگ فریکچر ہوگئی تھی۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ سہارے کے ساتھ چلنا پھرنا شروع کر دیا ہے۔ نیز خاکسار کا بیٹا مکرم عطاء القدوس خاں آف گوجرانوالہ آجکل ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے C.M.H گوجرانوالہ میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ہر دو مریضوں کو محض اپنے خاص فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرمہ شوکت نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صفدر صاحب صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی بیٹی مکرمہ اسماء صدف صاحبہ اور داماد مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20 دسمبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام سبطین احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری حبیب اللہ مظہر صاحب آف لاہور کا پوتا اور مکرم چوہدری نصیر احمد صفدر صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

حکومت پاکستان وزارت صنعت و پیداوار، پاکستان انڈسٹریل ٹیکنیکل اسسٹنٹس لاہور (پٹاک) کو ڈپٹی مینیجر (پی ایس ڈی/ٹیکنیکل/اکاؤنٹس) اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر، کوآرڈینیشن آفیسر، اسسٹنٹ نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر، سیکیورٹی آفیسر، اسسٹنٹ سیکیورٹی سپروائزر، آفس اسسٹنٹ، جونیئر پروگرامر، سٹینو ٹائپسٹ، شاپ ٹیکنیکل اسسٹنٹ، کمپیوٹر ہارڈ ویئر ٹیکنیشن، اسسٹنٹ سٹور کیپر اور اسکلڈ وسیمی اسکلڈ ورکرز کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں۔

www.nts.org.pk

پنجاب ڈے کیئر فنڈ سوسائٹی (PDCF) کو مینیجر اور اکاؤنٹ ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور سیکرٹریٹ (CPECS) منسٹری آف پلاننگ، ڈویلپمنٹ اینڈ ریفارم کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر فنانشل اینالسٹ، اکنامک زون سپیشلسٹ، ویب مینیجر، انٹرپریٹر/ٹرانسلیٹر (چائنہ۔انگریزی)، اکاؤنٹس اینڈ آڈٹ آفیسر، ڈیٹا اینٹری آپریٹر، ایڈمن اسسٹنٹ اور ڈسپیچ رائیڈر کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ایم این ٹی۔ یو ای ٹی ملتان کو ایڈمنسٹریٹو آفیسر، جونیئر کلرک اور ڈرائیور کی ضرورت ہے۔

پاکستان پوسٹ آفس ڈیپارٹمنٹ میں 100 سے زائد سامیوں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

ٹیکنیکل ٹریننگ کے مواقع

فلپ موریس پاکستان لمیٹڈ کو مینوفیکچرنگ آپریٹر الیکٹریشن (جنرل) فز مینٹیننس ٹریڈ میں اپرنٹس شپ پروگرام کے تحت DAE (الیکٹریکل/مکینیکل) پاس امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احباب جن کی عمر 25 سال تک ہو۔ درخواست دینے کے اہل ہیں۔ ٹریننگ کا دورانیہ 2 سال ہوگا اور یہ ٹریننگ کوٹری میں ہوگی۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (TEVTA) موبائل ریپئرنگ، ہوم اپلائنسز ریپئرنگ، ایچ وی اے سی آر، الیکٹریشن، موٹر وائینڈنگ، موٹر سائیکل مکینک، انڈسٹریل اسچنگ، بیوٹیشن، کچن ہیلپر، کوکنگ، آٹو کیڈ، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر ایپلیکیشن، ویب ڈیزائننگ اور سپوکن انگلش میں خواتین و احباب کیلئے شارٹ کورس کا آغاز کر رہا ہے۔ کورس میں مفت داخلہ کے علاوہ دوران ٹریننگ میٹریل کی فراہمی اور ماہانہ ایک ہزار روپے وظیفہ دیا جائیگا۔ داخلوں کا آغاز 2 فروری 2015ء سے ہوگا۔ داخلہ کے لئے اداروں اور کورسز کی تفصیل جاننے کے لئے وزٹ کریں۔

www.tevta.gop.pk

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 25 جنوری 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم فقیر محمد پرویز ایڈنبرا سکاٹ لینڈ تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ رفیقہ پروین صاحبہ بعمر 76 سال ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے مورخہ 4/ اگست 2014ء کو ایڈنبرا میں وفات پا گئیں۔ اہلیہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ وفات کے بعد مورخہ 6/ اگست کو مقامی کمیونٹی ہال میں مکرم داؤد احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ایڈنبرا اور گلاسگو کے کثیر تعداد میں احمدی احباب و خواتین کے علاوہ بیسیوں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی اور تعزیت کیلئے گھر بھی آئے۔ ایڈنبرا کے مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی اور تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے دعا کروائی۔ مرحومہ پرہیزگار اور مخلص احمدی اور مہمان نواز تھیں۔ ابتدائی طور پر ہمارے گھر ہی نماز جمعہ اور جماعتی سنٹر ہونے کی وجہ سے آنے والے مہمانوں کی بھرپور مہمان نوازی اور خدمت کرتی تھیں۔ غریب رشتہ داروں اور بچپن سے جاننے والوں اور ہر کسی کے دکھ سکھ میں کام آتی تھیں۔ ملنے جلنے والوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ ان کا تعلق قادیان سے تھا۔ مکرم شیخ عظمت اللہ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں اور مکرم شیخ اکرام اللہ صاحب تاجر قادیان کی نواسی تھیں۔ مرحومہ کا خاندان قادیان کے بعد ٹوبہ ٹیک سنگھ آباد ہوگیا۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ افراد خاندان اور بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز ہماری آئندہ نسلوں اور بچوں کو احمدیت کی برکتوں سے فیضیاب ہونے اور اپنے رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

معلوماتی خبریں

ملکی اخبارات میں سے

صحت مند رکھنے والی مفید باتیں

کھڑے رہنے کی عادت

کرسی سے چپکے رہنا آپ کے پٹھوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے کیونکہ یہ جسم میں دوران خون کی گردش کو متاثر کرتی ہے اور جسمانی ورم کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ طویل المدتی بنیادوں پر بات کی جائے تو یہ طرز زندگی مٹاپے کا شکار تو بناتا ہی ہے اس کے ساتھ ساتھ امراض قلب اور ذیابیطس جیسی جان لیوا بیماریاں بھی جسم کا حصہ بن جاتی ہیں۔

گھر سے باہر نکلنا

گھروں اور دفاتر سے کچھ دیر کے لئے باہر نکلنا مزاج کو خوشگوار بنانے اور تخلیقی سوچ کو جلا دینے کا تیز رفتار طریقہ ہے۔ گھر سے چہل قدمی کو معمول بنا لینے سے نہ صرف یادداشت مضبوط ہوتی ہے بلکہ اسے خواتین میں بریسٹ کینسر کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔

کمپیوٹر سکرین سے کچھ دیر کی دوری

کمپیوٹرز، سمارٹ فون یا ٹیبلٹ کی سکرینوں کو ہر وقت دیکھتے رہنا آنکھوں کی نمی کو خشک کرنے کا باعث بن جاتا ہے اور لوگ آنکھوں کے مختلف امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کمپیوٹر یا ٹیبلٹ کو دیکھتے ہوئے ہم نہ صرف بہت کم پلکیں جھپکا رہے ہوتے ہیں بلکہ ہماری آنکھیں بھی زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہیں جس سے نمی بہت تیزی سے خشکی کا شکار ہو جاتی ہے۔

گوشت کی جگہ بیجوں یا اجناس کو ترجیح دینا

کوشش یہ ہونی چاہئے کہ گوشت کا استعمال کم ہو۔ کم گوشت کا استعمال زندگی کی مدت میں اضافہ کر دیتا ہے اور متعدد خطرناک امراض جیسے ذیابیطس ٹائپ ٹو، مٹاپے، میٹا بولک سینڈروم، فشار خون اور کینسر وغیرہ سے بچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

سیڑھیوں کا استعمال۔ قدرتی ورزش

اپنے دفاتر یا اپارٹمنٹس بلڈنگ میں لفٹ میں ہجوم کا حصہ بننے کے بجائے سیڑھیوں کا راستہ اپنائیں جو کہ ایک ورزش سے کم نہیں۔ سیڑھیاں چڑھنے کا دورانیہ چاہے چند منٹ ہی کیوں نہ ہو اس سے جسم کو متعدد فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق کچھ منٹ کی یہ ورزش پورا دن جسم کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے اور اس سے وہ فوائد بھی حاصل ہو جاتے ہیں جو لوگ عام طور پر روزانہ آدھے گھنٹے تک ورزش کر کے حاصل کرتے ہیں۔

کولڈ ڈرنکس کے نقصان

اس کا بہت زیادہ استعمال مٹاپے کا شکار کرتا ہے جبکہ اس سے پیدا ہونے والا کیمیائی ردعمل دماغ کو بتاتا ہے کہ ہم کچھ اچھا کر رہے ہیں حالانکہ ایسا ہوتا نہیں، اس کے نتیجے میں چینی کا استعمال ایک عادت بن جاتی ہے جسے ترک کرنا ناممکن ہو جاتا ہے جو ذیابیطس، دل کی بیماریوں اور فالج وغیرہ کا خطرہ بڑھا دیتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 19 جنوری 2015ء)

☆............☆............☆

بھارت میں ارب پتی نائی

بنگلور میں حجامت بنوانے کے لئے کسی سے وہاں کے مشہور سیلون کا نام پوچھیں تو یقیناً وہ ایک لمحے سوچے بنا ''انرسپیس'' کا نام لے گا۔ اس دکان کو دوام شہرت بخشنے کا اعزاز دکان کے مالک رمیش بابو کو جاتا ہے۔ رمیش بابو زلفوں کو تراشنے کا معاوضہ محض سو روپے لیتے ہیں لیکن ان سے بال ترشوانے کے لئے آپ کو پہلے سے وقت لینا پڑے گا۔ تین کروڑ روپے سے زائد مالیت کی رولز رائس چلاتے ہیں۔ پورے بھارت میں ''ارب پتی حجام'' کے نام سے مشہور رمیش بابو کی ملکیت میں 200 سے زائد گاڑیاں ہیں، جن میں 75 بی ایم ڈبلیو، اوڈی اور رولز رائس جیسی بیش قیمت گاڑیاں بھی شامل ہیں۔ ارب پتی ہونے کے باوجود رمیش روزانہ صبح 8 سے 10 بجے تک اپنے سیلون پر گاہکوں کی زلفیں تراشتے ہیں، 10 بجے سے 4 بجے تک وہ اپنے رینٹ اے کار کے بزنس کو دیکھتے ہیں اور پھر دوبارہ اپنی دکان پر واپس آ کر تین گھنٹے بطور حجام کام کرتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 19 جنوری 2015ء)

طلاق پر پابندی

دنیا میں ایک ملک ایسا بھی ہے کہ جہاں قانون طلاق کی اجازت ہی نہیں دیتا۔ فلپائن اس منفرد قانون کا حامل وہ واحد ملک ہے۔ جہاں شادی ہو جائے تو طلاق کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ دراصل یہ قانون پانچ صدیوں قبل اس ملک پر ہسپانوی عیسائیوں کے قبضے کی نشانی ہے۔ کٹر کیتھولک عیسائیت کے مطابق شادی ساری عمر کے لئے ہوتی ہے لہٰذا طلاق کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

(روزنامہ دنیا 19 جنوری 2015ء)

گرین ٹی کا استعمال اور فائدے

ماہرین کے مطابق گرین ٹی ایسی چائے ہے جس میں سرطان کے خلاف مزاحمت کرنے والے اجزاء ہوتے ہیں۔

طبی ماہرین کے مطابق چائے تیار کرتے وقت ان کے رنگوں میں اس لئے فرق آ جاتا ہے کہ ان کو استعمال کے قابل بنانے کے لئے الگ الگ عمل سے گزارا جاتا ہے، گرین ٹی کے پتوں کو کم سے کم عمل سے گزارا جاتا ہے اور اسی وجہ سے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ انسانی جسم میں بننے والے کیمیائی خمیر کو اعتدال میں رکھتی ہے جو عموماً ٹیومر کی افزائش کا باعث بنتے ہیں۔

گرین ٹی کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کے نظام کو نشوونما فراہم کرتی ہے جس کی وجہ سے گنٹھیا کا مرض پیدا نہیں ہوتا اور انسانی جسم دل کے امراض سے بھی کافی حد تک محفوظ رہتا ہے یہ کولیسٹرول کو بھی کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت 19 جنوری 2015ء)

سمارٹ فون اور نوموفوبیا:

سماجی اور نفسیاتی ماہرین نے سمارٹ فون کے بے جا استعمال کو ''نوموفوبیا'' کا نام دیا ہے۔ جو ''نوموبائل فوبیا'' کا مخفف ہے۔ امریکی محققین کے مطابق اس میں زیادہ تر نوجوان مبتلا ہیں۔ اس ذہنی عارضے کی علامات متاثرہ فرد کو سمارٹ فون سے دور کرنے پر فوراً ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جن میں گھبراہٹ، پریشانی اور توجہ کی کمی شامل ہیں۔ بعض افراد اس مغالطے میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ان کے فون کی گھنٹی بجی ہے۔ ماہرین کے مطابق موبائل فون کی گھنٹی بجنے کا مغالطہ نوموفوبیا سے بھی خطرناک ہے۔ جسے سیل فون وائبریشن سنڈرم کا نام دیا گیا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 25 دسمبر 2014ء)

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 29۔ جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:42

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے لئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تبدیلی ایڈریس
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ سے
وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ
047-6212762
/servisshoespointrabwah

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

ضرورت اساتذہ
سٹی پبلک سکول میں چند اساتذہ کی آسامیاں موجود ہیں۔
سٹی پبلک سکول میں پڑھانے کے خواہشمند خواتین ومرد اساتذہ اپنی درخواستیں لے کر دفتر سے رابطہ کریں۔
تعلیمی قابلیت کم ازکم بی اے۔ بی ایس سی ہو۔
سٹی پبلک سکول ربوہ
047-6214399,6211499

FR-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238